13646 ـ چہرے کا پردہ کرنے کے متعلق ایك اشكال

سوال

آپ نے عورت کے نقاب اور چہرے کا پردہ کرنے کے موضوع میں جو کچھ لکھا ہے میں نے ا سکا مطالعہ کیا ہے، حالانکہ میں نے کچھ دلائل پڑھے ہیں جس سے یہ واضح ہوا ہے کہ چہرے کا پردہ کرنا درج ذیل امور کی بنا پر اختیاری ہے:
جب پردہ کی آیات نازل ہوئیں تو صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں ہی نے اپنا پورا جسم ڈھانپنے کے ساتھ ساتھ چہرے کا بھی پردہ کیا، لیکن باقی مسلمان عورتوں نے اپنے چہرے نہیں ڈھانپے.
جب کوئی صحابی کسی عورت کو شادی کا پیغام بھیجتا اور اس سے منگنی کرنا چاہتا تو وہ جا کر خفیہ طور پر اسے دیکھتا اور عورت کو اس کا علم بھی نہ ہوتا، طبعی طور پر یہ ہے کہ اگر وہ اپنے چہرے کا پردہ کرتی ہوتی تو اس کے لیے دیکھنا ممکن نہ تھا.
اس موضوع نے میرے لیے تشویش اور پریشانی پیدا کر دی ہے، میں حق جاننا چاہتا ہوں تا کہ اللہ کی رضامندی کے حصول کے لیے اس پر چل سکوں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

حق کو جاننے اور اس کی اتباع و پیروی کی حرص رکھنے پر ہم آپ کے مشکور ہیں، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں حق کو حق دیکھنے کی توفیق نصیب فرمائے، اور ہمیں اس حق پر عمل کرنے کی توفیق دے، اور باطل کو باطل دکھائے، اور اس سے اجتناب کرنے کی توفیق دے.

اس مسئلہ میں صحیح یہ ہے کہ عورت کے لیے مردوں سے اپنا سارا جسم چھپانا واجب ہے، مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (21134) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

آپ یہ کہنا کہ:

" باقی مسلمان عورتوں نے اپنے چہرے نہیں ڈھانپے تھے "

یہ بات صحیح نہیں، بلکہ پورا پردہ کرنے کا حکم تو عام ہے، جونبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ا نکی بیٹیوں اور مومن عورتوں سب کے لیے ہے، اس کی دلیل اللہ سبحانہ و تعالی کا یہ فرمان ہے:

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادر لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ا نکی شناخت ہو جایا کریگی پھر وہ ستائی نہ جائینگی، اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے الاحزاب (59).

اور دوسرے مقام پر اللہ رب العزت نے اس طرح فرمایا:

اور آپ مومن عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اسکے جو ظاہر ہے، اوراپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے، یا اپنے سسر کے، یا اپنے بیٹوں کے، یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنے میل جول کی عورتوں کے، یا غلاموں کے، یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب توبہ کرو، تا کہ تم نجات پا جاؤ النور (31).

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" اللہ تعالی پہلی مہاجر عورتوں پر رحمت کرے جب اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی:

اور وہ اپنی چادریں اپنے گریبانوں پر لٹکا لیا کریں .

تو انہوں نے اپنی چادریں دو حصوں میں پھاڑ کر تقسیم کر لیں اور انہیں اپنے اوپر اوڑھ لیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4480) سنن ابو داود حدیث نمبر (4102).

اور اختمرن کا معنی یہ ہے کہ: انہوں نے اپنے چہرے ڈھانپ لیے، جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی شرح کی ہے.

دیکھیں: فتح الباری (8 / 490).

آپ اس کی مزید تفصیل معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (6991) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" جب یہ آیت:

وہ اپنی چادریں اپنے اوپر لٹکا لیں .

نازل ہوئی تو انصار کی عورتیں باہر نکلتی تو اس طرح ہوتی کہ چادروں کی بنا پر ان کے سروں پر کوے ہیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4101) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے.

اس طرح مہاجرین اور انصار کی عورتوں نے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے اپنے چہرے کا پردہ کیا.

سوم:

رہا مسئلہ منگنی کرنے والے شخص کا اپنی ہونے والی منگیتر کو دیکھنا تو یہ سنت سے ثابت ہے.

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو شادی کا پیغام دے اور اس سے منگی کرے تو اگر اسے دیکھ سکے جو اس سے نکاح کی دعوت دے تو وہ ایسا ضرور کرے "

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایك لڑکی سے منگنی کی اور اسے دیکھنے کے لیے چھپتا رہا حتی کہ میں اس سے وہ کچھ دیکھ لیا جس نے مجھے اس سے نکاح اور شادی کی دعوت دی تو میں نے اس سے شادی کر لی "

سنن ابو داود حدیث نمبر (1783) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (1832) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ اسے دیکھنے کے لیے اس کے باغ میں چھپے تھے.

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام کی عورتیں اپنے چہرے کا بھی پردہ کیا کرتی تھیں، کیونکہ اگر چہر ننگا رکھنا عورتوں کی عادت ہوتی تو پھر چھپنے کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی، کیونکہ اس حالت میں تو چہر ننگا ہونے کی بنا پر اسے ہر جگہ دیکھ سکتے تھے.

لیکن جب عورتوں کی عادت چہرے کا پردہ کرنا تھی تو اس بنا پر جابر رضی اللہ تعالی عنہ کو چھپنے کی ضرورت پیش

آئی، اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ اگر عورت کے پاس کوئی نہ ہو تو وہ اپنا چہرہ نہیں ڈھانپتی، اور اسی طرح اگر وہ اپنے گھر یا اپنے کھیت یا باغ میں ہو تو بھی چہرہ ننگا رکھتی ہے، جیسا کہ اس حدیث میں ہے.

واللہ اعلم .